بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

| جلد ۵۲/۱۷ | ۲۲ تبوک ۱۳۴۲ ہش ۳ جمادی الاول ۱۳۸۳ھ ۲۲ ستمبر ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۲۲ |
|---|---|---|


## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۱ ستمبر بوقت سوا آٹھ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

## حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی صحت کی اطلاع

ربوہ ۲۱ ستمبر۔ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ کی طبیعت تا حال پہلے جیسی ہے۔ آپ کو شدید بے چینی اور ضعف کی شکایت ہے۔ صحابہ کرام اور احباب جماعت کی خدمت میں خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

## دُعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے آجکل حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت بہت ناساز ہے۔ آپ کو کمزوری اور نقاہت کی شکایت ہے۔ احباب جماعت آپ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

### ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# مومن نہایت اخلاص اور انشراح صدر کے ساتھ خدا کی رضا کو مقدم کر لیتا ہے

## جب دیکھتا ہے کہ قضاء و قدر اس طرح پر ہے تو صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھاتا ہے

"وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ جو فرمایا تو اس مقام پر وہ اپنی منوانا چاہتا ہے۔ کبھی کسی قسم کا خوف آتا ہے اور کبھی بھوک آتی ہے اور کبھی مالوں پر کمی واقع ہوتی ہے، تجارتوں میں خسارہ ہوتا ہے اور کبھی ثمرات میں کمی ہوتی ہے، اولاد ضائع ہوتی ہے اور ثمرات برباد ہو جاتے ہیں اور نتائج نقصان دہ ہوتے ہیں۔ ایسی صورتوں میں خداتعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہے۔ اس وقت خدا اپنی شانِ حکومت دکھانا چاہتا ہے اور اپنی منوانا چاہتا ہے۔ اس وقت صادق اور مومن کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ نہایت اخلاص اور انشراح صدر کے ساتھ خدا کی رضا کو مقدم کر لیتا ہے اور اس پر خوش ہو جاتا ہے، کوئی شکوہ اور بدظنی نہیں کرتا۔ اس لئے خداتعالیٰ فرماتا ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ۔ پس صبر کرنے والوں کو بشارت دو۔ یہ نہیں فرمایا کہ دعا کرنے والوں کو بشارت دو بلکہ صبر کرنے والوں کو۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ انسان اگر بظاہر اپنی دعاؤں میں ناکامی دیکھے تو گھبرا نہ جائے بلکہ صبر اور استقلال سے خداتعالیٰ کی رضا کو مقدم کرے۔ اہل اللہ کو نظر آجاتا ہے کہ یہ کام ہونہار ہے۔ پس جب وہ یہ دیکھتے ہیں تو دعا کرتے ہیں۔ ورنہ قضاء و قدر پر راضی رہتے ہیں۔ اہل اللہ کے وہی کام ہوتے ہیں، جب کسی بلا کے آثار دیکھتے ہیں تو دعا کرتے ہیں لیکن جب دیکھتے ہیں کہ قضاء و قدر اس طرح پر ہے تو صبر کرتے ہیں۔ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بچوں کی وفات پر صبر کیا۔ جن میں سے ایک بچہ ابراہیم بھی تھا۔" (الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

## محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مشرقی پاکستان تشریف لے جانے کی غرض سے ربوہ سے لاہور روانہ ہو گئے

### احباب اس دورہ کے بابرکت ہونے کیلئے خاص طور پر دعائیں کریں

ربوہ ۲۱ ستمبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان مشرقی پاکستان کی جماعتوں کا دورہ کرنے کی غرض سے ڈھاکہ تشریف لے جانے کے لئے آج صبح ۹ بجے بذریعہ موٹر کار لاہور روانہ ہو گئے۔ کارکنان صدر انجمن احمدیہ نے دفتر صدر کے سامنے جمع ہو کر آپ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ چنانچہ حضرت مولوی محمد الدین صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ و ناظر تعلیم نے ایک پُرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں ناظر صاحبان اور کارکنان شریک ہوئے۔

اس دورہ میں آپ کے ہمراہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل، محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب

(باقی ص ۸ پر)

## جامعہ نصرت ربوہ کی پہلی شاندار کانووکیشن

### محترمہ بیگم محمودہ سلیم خاں صاحبہ وزیر تعلیم مغربی پاکستان کا طالبات سے خطاب

ربوہ — ۲۰ ستمبر ۱۹۶۳ء جامعہ نصرت ربوہ میں پہلی کانووکیشن منعقد کی گئی۔ یہ کانووکیشن اس لحاظ سے کالج کے لئے باعث فخر ہے کہ محترمہ جناب محمودہ سلیم خاں صاحبہ وزیر تعلیم مغربی پاکستان نے اس کی صدارت کے فرائض سرانجام دینے قبول فرمائے۔ آپ ربوہ ساڑھے دس بجے تشریف لائیں۔ کالج میں آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ پروگرام کے مطابق

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ ستمبر ۶۳ء

# تعلّق باللہ دین کی جڑ ہے

"تعلق باللہ" کوئی خیالی چیز نہیں ہے جیسا کہ بعض لوگ شاید خیال کرتے ہیں یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس پر دین کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ جس طرح موجودہ عیسائیت کی عمارت الوہیت مسیح پر ہے اسی طرح اسلام کی بنیاد "تعلق باللہ" پر ہے۔ اگر اسلام کو ایک شجرِ طیبہ کہا جائے تو تعلق باللہ کو اس شجر کی جڑ سمجھنا چاہیئے اگر جڑ قائم نہ ہو تو شجر کھڑا نہیں رہ سکتا۔

اس لئے جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نیک اعمال بجالانے سے ہی انسان نجات پا سکتا ہے اللہ تعالےٰ کو ماننے کی کوئی ضرورت نہیں وہ سخت غلطی خوردہ ہیں کیونکہ نیک اعمال تو ایک زندہ شجر ہی کا پھل ہوتے ہیں ایک مردہ درخت کو مصنوعی شاخیں پتے اور پھول پھل لگا کر سجا دینا اور بات ہے لیکن حقیقی شاخیں پتے اور پھول پھل تو زندہ شجر کو ہی لگتے ہیں اس شجر کو جس کی جڑ زمین میں قائم ہوتی اور جو وہ قوتیں رکھتی ہے جن سے شجر کی نشوونما کے لئے وہ زمین سے غذا حاصل کرتی ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض درختوں کی جڑوں کو دیمک چاٹ جاتی ہے یا نکمی کھا جاتا ہے۔ ایسے درخت چند ہی دنوں میں مرجھا کر رہ جاتے ہیں اور زمین پر گر پڑتے ہیں۔ پھر آپ لاکھ جتن کریں وہ زندہ نہیں ہو سکتے۔

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں کلمہ طیبہ کی مثال دیتا ہے اور فرماتا ہے:۔

الم تر کیف ضرب اللّٰہ
مثلاً کلمةً طیّبةً
کشجرةٍ طیّبةٍ اصلها
ثابتٌ وفرعها فی السماء
تؤتی اکلها کل حینٍ
باذن ربها ویضرب اللّٰہ
الامثال للناس لعلّهم
یتذکرون۔

(ابراھیم ۲۴-۲۵)

ترجمہ:۔ کیا اے مخاطب تو نے نہیں دیکھا کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے کلمہ طیبہ کی مثال بیان کی ہے کہ یہ اس درخت کی مانند ہے جس کی جڑ گڑی ہوئی ہے اور جس کی شاخ آسمان میں ہے وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے اور اللہ تعالےٰ مثالیں اس لئے بیان کرتا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔

اس سے واضح ہے کہ وہی درخت پھل دیتا ہے جس کی جڑ قائم ہو اور جس کی شاخیں پھیلی ہوئی ہوں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف جڑ کا زمین میں گڑا ہونا ہی کافی نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ درخت کی شاخیں بھی اوپر پھیلی ہوئی ہوں۔ بعض ایسے درخت بھی آپ نے دیکھے ہوں گے کہ وہ صرف ٹھنڈ بن کر رہ جاتے ہیں وہ زمین میں گڑے ہوئے تو ہوتے ہیں مگر ان کی شاخیں نہیں ہوتیں ایسے درخت بھی مردہ ہوتے ہیں اور کوئی پھل نہیں دے سکتے۔

اس مثال سے اللہ تعالےٰ نے زندہ دین اور مردہ دین میں فرق کر کے بتایا ہے کہ جس دین کی جڑ تعلق باللہ میں قائم ہو اور اس کا اظہار عبادات میں ہو تو ایسا دین ہی اچھے پھل لا سکتا ہے۔ ورنہ محض عبادات جو قشر کا حکم رکھتی ہیں جن کی جڑ تعلق باللہ میں قائم نہیں بے کار ہیں اور پھر یہ بھی ضروری ہے کہ محض تعلق باللہ ہی کو مقصود نہ بنا لیا جائے بلکہ اس کا اظہار عبادات میں بھی لازمی ہے تبھی دین ایک زندہ پھل دینے والا درخت سمجھا جا سکتا ہے۔ دین کی جڑ اگر تعلق باللہ میں قائم ہو مگر اس کا اظہار عبادات میں نہ ہو تو ایسا دین بھی بیکار ہے۔ یعنی نہ تو بغیر تعلق باللہ کے اعمال ہی کام کی چیز ہیں اور نہ اعمال کے بغیر تعلق باللہ ہی کوئی حیثیت رکھتا ہے۔

آج دنیا کی بیماری غالب طور پر یہی ہے کہ لوگ تعلق باللہ کے بغیر ہی اعمال کو منتہائے مقصود سمجھنے لگے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ بعض لوگ تعلق باللہ کے تو قائل ہوتے ہیں مگر اس کو محض ایک خیالی چیز سمجھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بعض عبادات کا بجالانا ہی تعلق باللہ ہے۔ یہ سراسر گمراہ کن بات ہے۔ تعلق باللہ ایک حقیقت ہے اور ایسی حقیقت جس کے بغیر عبادات اور اعمال کوئی معنی نہیں رکھتے۔

یہ درست ہے کہ تعلق باللہ کے مدارج ہیں بعض لوگ محنت اور خداداد صلاحیت سے اللہ تعالےٰ کا زیادہ سے زیادہ قرب حاصل کر لیتے ہیں تاہم ہر انسان کچھ نہ کچھ قرب حاصل کر سکتا ہے اور تعلق باللہ میں حصہ پا سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ان الذین قالوا ربنا
اللّٰہ ثمّ استقاموا
تتنزل علیهم الملٰئکة
ان لا تخافوا ولا تحزنوا

یعنی جو لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارا رب ہے اور پھر اس پر استقامت دکھاتے ہیں تو اس پر فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ ڈرو نہیں اور نہ غم کرو۔ اللہ تعالےٰ کے قرب کا واضح ترین نشان مکالمہ و مخاطبہ ہے۔ آج کل سمجھا جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ صرف اپنے نبیوں سے ہی کلام کرتا ہے یہ درست نہیں ہے۔

یہ ایک جداگانہ مختلف مسئلہ ہے ہم یہاں صرف اتنا بتانا چاہتے ہیں کہ تعلق باللہ ایک حقیقت ہے اور تعلق باللہ ہی وہ جڑ ہے جس سے عبادات اور اعمال کا شجر غذا پاتا ہے اور جو لوگ بغیر تعلق باللہ کے نیک اعمال کا ادعا کرتے ہیں وہ صحیح نہیں ہے۔ خاص کر وہ لوگ جو اپنے طور پر تجدید و احیائے دین کا دعوےٰ لیکر کھڑے ہوتے ہیں۔ اگر ان کو تعلق باللہ سے کوئی حصہ نہیں ملا تو یقیناً وہ خود بھی غلط راستہ پر چل رہے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔

جہاں تک مجموعی طور پر دین کی تجدید و احیا کا تعلق ہے یقیناً یہ ذمہ اللہ تعالےٰ نے خود لے رکھا ہے جیسا کہ اس کا وعدہ ہے کہ

انا نحن نزّلنا الذکر وانا لهٗ
لحافظون۔

یعنی ہمیں نے یہ نصیحت یعنی دین اسلام نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنیوالے ہیں۔ معمولی سے معمولی ذہن بھی سمجھ سکتا ہے کہ ان چند الفاظ میں اللہ تعالےٰ نے دراصل دین اسلام کی تجدید و احیاء کا وعدہ فرمایا ہے اور اس کام کو اپنے ذمہ لیا ہے۔ جس کا طریق یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ کسی انسان کو وقتاً فوقتاً اپنی الہامات سے سرفراز فرمائے جو کسی خاص وقت میں تجدید و احیائے دین کے لئے ضروری ہوں۔ ایسا شخص وہی ہو سکتا ہے جس کو کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ کی دولت ودیعت ہو۔

اس لئے ایک شخص یا ایک جماعت اگر اس دعوے سے خود بخود کھڑی ہوتی ہے کہ ہم اسلام کا نظام قائم کرنا چاہتے ہیں تو ظاہر ہے کہ ان کو ہرگز یہ مقام حاصل نہیں ہے۔ البتہ ایک سنجیدہ اور صاحب دانش انسان بعض ادنیٰ برائیوں کو دور کرنے کے لئے بطور خود کھڑا ہو سکتا ہے تاہم ایسے انسان کو بھی اللہ تعالےٰ سے کچھ نہ کچھ تعلق ہونا ضروری ہے ورنہ اسلام کو بہمہ وجوہ دنیا میں غالب کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ صاف صاف فرماتا ہے کہ

ھو الذی ارسل رسوله
بالهدیٰ ودین الحق
لیظهره علی الدین
کلّه۔

یعنی وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ وہ اسکو یعنی دین حق کو تمام دینوں پر غالب کر دے اس سے واضح ہے کہ جب بھی تجدید و احیائے دین کا مسئلہ درپیش ہوگا اللہ تعالےٰ خود کسی نہ کسی انسان کو اپنی زیرنگرانی کھڑا کرے گا کیونکہ تجدید و احیائے دین کا کام غیر تشریعی یا تکوینی طور پر کھڑے ہونے والے مصلحین کا قطعاً کام نہیں ہے۔ اور دین حق یہی ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ کی شناخت کریں اس کے ساتھ اپنا تعلق جوڑیں تاکہ وہ ایک ایسا درخت بن جائیں جو نیک اعمال کے پھول پھل دیتا ہے۔

اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی لئے مبعوث ہوئے ہیں کہ آپ دنیا کو اس بیماری سے شفا دیں جو ان کو لگ گئی ہے کہ اچھے کاموں کے لئے اللہ تعالےٰ کو ماننے اور اس کا قرب حاصل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہی مہلک بیماری ہے جو آج اقوام عالم کو طاعون کی طرح کھا رہی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج جو لوگ بزعم خود تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑے ہوئے ہیں وہ کہیں اقتصادیات کے بت کو پوجنے لگے ہیں اور کہیں سیاسی اقتدار کے لات و عزیٰ کی پرستش میں مگن ہیں۔ لیکن حقیقی خداشناسی سے بہت دور جا پڑے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ ایک مردہ درخت میں مصنوعی شاخیں۔ مصنوعی پتے اور مصنوعی پھل پھول سجانے میں منہمک ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم اسلام کا نظام قائم کر رہے ہیں +

---

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

71

# "آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے"

مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید بی۔ اے۔ بی ایڈ گنج مغلپورہ لاہور

یکم ستمبر اتوار کا دن تھا صبح کے نو بجے تھے ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی کہ مکرم امیر صاحب لاہور کا پیغام آیا" حضرت میاں صاحب کی طبیعت زیادہ خراب ہے۔ مسجد دارالذکر میں اجتماعی دعا ہوگی" لاہور کے احمدی دارالذکر کی طرف دیوانہ وار دوڑنے لگے۔ بچے عورتیں اور بوڑھے سبھی پہنچ گئے۔ مکرم امیر صاحب نے درد بھری آواز میں فرمایا۔" غافلو تم سے ایک نعمت چھینی جا رہی ہے"۔ دلوں کو ایک دھکا سا لگا چیخوں اور سسکیوں کے ساتھ دعا شروع ہوئی۔ ایک غیر مانوس خیال۔ ایک ان جانا سا خوف جو بعد میں یقین سے بدل گیا۔ دلوں میں اضطراب پیدا کر رہا تھا۔ آنکھیں رو رہی تھیں۔ اور دل تڑپ رہے تھے۔ دعا ختم ہوئی۔ صدقہ کے لئے رقوم اکٹھی کی گئیں۔ اور احمدی احباب واپس اپنے گھروں کو چلے گئے۔

اسی دن شام ۴ بجے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی ایک ضروری میٹنگ میں شریک ہونے کے بعد چھ بجے حضرت میاں صاحب کی کوٹھی پر حاضر ہوا۔ مکرم سید حضرت اللہ شاہ صاحب (اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے) قائد ضلع لاہور نے فرمایا" جاوید تمہاری آج یہاں ڈیوٹی ہے"۔ حضرت میاں صاحب پر بخار کی شدت کی وجہ سے غنودگی طاری تھی۔ ڈاکٹروں کی ایک پوری ٹیم صلاح و مشورے میں مصروف تھی۔ اس دوران دو مرتبہ حضرت میاں صاحب کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ غنودگی کی حالت میں بھی آپ اپنے آسمانی آقا کو یاد کر رہے تھے اور فرما رہے تھے۔

"اللہ تیرا شکر ہے اللہ تیرا شکر ہے"۔

دل درد سے بھر آیا اور بے اختیار پکار اٹھا یا الٰہی دیکھ تیرا بندہ موت و حیات کی کشمکش میں بھی تیرا شکر ادا کر رہا ہے۔ بخار کی غیر معمولی شدت بھی تیرا شکر ادا کرنے میں روک نہ بن سکی۔ میں اس رات ... یعنی حضرت میاں صاحب کی جسمانی زندگی کی آخری رات ساڑھے گیارہ بجے ڈیوٹی پر رہا۔ اور اس ارادہ کے ساتھ گھر چلا گیا۔ کہ کل ساری رات یہاں رہوں گا۔ مگر افسوس .... میری بدقسمتی .... وہ رات نہ آئی .... میرے لئے نہ آئی .... وہ رات تو آئی مگر اس کا دامن ہمارے پیارے میاں صاحب کے وجود سے خالی تھا۔ اگلے دن صبح اپنے دفتر سے ہر نصف گھنٹہ کے بعد حضرت میاں صاحب کی صحت کا پتہ کرتا رہا۔ حالت تشویشناک تھی یہی آواز آتی" دعائیں کریں دعائیں کریں"۔ اور دل بے اختیار پکار اٹھا۔ اے آسمانی آقا! تجھے سب طاقتیں ہیں۔ اس نعمت کو ہم سے نہ چھین۔ اس شفیق و مہربان ہستی کو ابھی ہمارے درمیان رہنے دے۔ ہمیں اس کی ضرورت ہے۔ ہمیں ہی نہیں بلکہ تیرے دین کی عظمت اور سرفرازی کے لئے اس ہستی کی ضرورت ہے ..... اسی دن شام سات بجے پھر حاضر ہوا۔ راستہ میں بھی زبان ورد کرتی رہی۔ "یا الٰہی خیر یا الٰہی خیر" ..... گیٹ کے اندر داخل ہوا ..... سوگوار چہرے ماحول گھٹا ہوا ..... ہر ایک کی آنکھوں پر رومال ..... خاموشی ... یا الٰہی خیر .... یا الٰہی خیر .... مکرم قریشی محمود احمد صاحب کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا اور پوچھا حضرت میاں صاحب کی طبیعت کیسی ہے ...... قریشی صاحب رو پڑے .... الفاظ حلق میں اٹک گئے ..... جاوید ..... میاں صاحب ..... وفات پا گئے .....

دنیا گھومتی ہوئی نظر آنے لگی۔ سارا عالم موت سے پامال ہوتا ہوا نظر آنے لگا ..... دل چیخ پڑا ..... کاش اس وقت میں زندہ نہ ہوتا .... کاش میں پیدا ہی نہ کیا جاتا۔ .... ہر احمدی کا دل پکار رہا تھا" کاش میری زندگی حضرت میاں صاحب کو مل جاتی"۔ یہ ایک آرزو تھی .... کمزوروں کی .... ناتوانوں کی ..... خدا تعالیٰ کے عاجز بندوں کی۔ مگر .... تقدیر مبرم اپنا کام کر گئی .... خدا تعالیٰ کا فیصلہ پورا ہوا۔ انسانی عقل خدائی رازوں سے پردہ اٹھانے سے قاصر ہے۔

تیری باتوں کے فرشتے بھی نہیں ہیں رازدار

وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے انسان کی سعادت اسی میں ہے۔ کہ اس کے ہر فیصلہ کو بخوشی قبول کر لیا جائے ..... وفات کی خبر آناً فاناً میں پھیل گئی۔ لاہور کے ہر حصے اور ہر علاقہ سے احمدی بچے۔ عورتیں۔ بزرگ اور خدام دیوانہ وار کوٹھی کی طرف جا رہے تھے .... سوگوار قافلے کے مسافر جن کا ایک محبوب راہنما چھن گیا ..... سارا صحن بھر گیا۔ ان سے سڑک پر ٹریفک کو کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا

ہر طرف فون کر دئیے گئے۔ ایمبولنس اور برف کا انتظام کیا گیا ..... تاکہ ربوہ والوں کی یہ مقدس امانت ان تک پہنچائی جا سکے ..... وہ امانت جس کی ہم لاہور والے حفاظت نہ کر سکے ..... اے اہل ربوہ .... ہم شرمسار ہیں ہم نہیں جانتے یہ کیا ہو گیا کیوں ہو گیا۔ اور کیسے ہو گیا۔ تاہم .... ہمیں اپنی کمزوری کا اعتراف ہے ..... ہم اپنی دعاؤں میں اثر پیدا نہ کر سکے ..... افسوس ہم اس قیمتی متاع کی حفاظت کا حق ادا نہ کر سکے۔ ہم عاجز تھے ... کمزور تھے۔ سوائے انکساری اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ہمارے پاس کچھ نہ تھا۔ اور .... تم کو جانتے ہو ..... جیسے یہ ہتھیار .... مومنوں کا آخری اور سب سے بڑا حربہ بھی ..... کام نہ دے۔ تو پھر خدا کی مرضی ہی پورا ہوا کرتی ہے۔ ایک مرتبہ تو پہلے بھی اسی لاہور میں ایسا ہوا تھا۔ میرے میاں صاحب کے پیارے ابا جان اور ہمارے آقا و مطاع (میری جان و روح فدا آپ پر۔ میرے ماں باپ قربان آپ پر) اسی شہر میں اپنے مالک حقیقی سے جا ملے تھے۔ خدا کی مرضی ہی پوری ہوئی تھی .... اس لئے ہمیں معاف کرنا ... خدا کی مرضی کے پورا ہونے میں ہم روک نہیں بن سکتے ... نہ پہلے بن سکے .... نہ اب۔ اس لئے ہمیں معاف کر دینا اور اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا ..... ہم تو ہر آن حضرت میاں صاحب کی شفقت سے حصہ لیتے رہتے تھے۔ ہم وہ بے بس تھے جو کبھی کبھی جاتے تھے .... ہم دور جو تھے .... مگر آہ .... اب ہماری "کبھی کبھی" والی بات بھی ختم ہو گئی ہاں ... یہ ٹھیک ہے۔ ہم کبھی کبھی جب بھی حاضر ہوتے تھے ...... یہ بزرگ ہستی ہماری جھولیاں روحانی موتیوں سے بھر دیا کرتی تھی۔ مگر یہ تو وہ پانی تھا جیسے جتنا زیادہ پیو۔ اتنی زیادہ اس کی اور خواہش ہوتی تھی۔ اب اس پیاس کو کون بجھائے ... ..... یا الٰہی رحم کر ..... تو ہمارے زخموں پر مرہم لگا ...... میں کہاں سے کہاں نکل گیا ....... کثرت سے دوست آ گئے ..... خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد آنے والوں کو تسلی دے رہے تھے۔ .... آوازیں گونج رہی تھیں ... .... حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب فرما رہے تھے۔

"ہمارا ازلی ابدی خدا لے عیب ہے اس کا کوئی کام بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا ہم اسکی رضا پر راضی ہیں" ...

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب فرما رہے تھے۔

"ہم خدا تعالیٰ کو واحد لاشریک اور قادر یقین کرتے ہیں

---

# حضرت میاں بشیر احمد صاحب مرحوم کے جنازہ کی تکبیرات کے متعلق

## غلط فہمی کا ازالہ

۲ ستمبر کو حضرت میاں بشیر احمد صاحب مرحوم کا جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ہزاروں احباب کے ساتھ پڑھایا۔ صاحبزادہ صاحب موصوف نے ۴ تکبیرات پر سلام پھیرا۔ الفضل میں جو یہ چھپا ہے کہ پانچ تکبیروں پر سلام پھیرا گیا یہ درست نہیں بعض لوگوں نے چوتھی تکبیر پر سلام پھیر دیا تھا۔ اور چونکہ اگلی صفوں میں سلام نہیں پھیرا گیا۔ کسی نے اپنے اجتہاد سے اعلان کر دیا۔ کہ دعا ہوتی ہے۔ حالانکہ اس موقعہ پر دعا کا کوئی طریق نہیں۔ لہٰذا جن احباب کو تکبیرات اور دعا کے متعلق غلط فہمی ہوئی ہے۔ اس نوٹ سے اس کا ازالہ کیا جاتا ہے۔

باقی جنازہ پر چار تکبیرات سے زیادہ تکبیرات پانچ چھ کہنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہؓ سے ثابت ہے۔ مسلم ابن ماجہ اور دارقطنی میں ہے کہ صحابی زید بن ارقمؓ نے ایک جنازہ پر پانچ تکبیرات کہیں اور صحابہؓ کے سوال پر جواب دیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے۔ منتقی دارقطنی میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا عمل یہ تھا کہ آپ اہل بدر کے جنازہ پر چھ تکبیرات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اصحاب پر پانچ اور عامۃ المسلمین پر چار تکبیرات کہتے تھے۔

ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

فانی وجودوں کے متعلق کوچ کا اعلان ہوتا رہتا ہے مگر یاد رکھو خدا تعالےٰ زندہ ہے اس کا دین زندہ ہے۔ یہ کبھی بھی فنا سے آشنا نہیں ہو سکتے۔"

احباب کے جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے وقت کی کمی کے باوجود سب کو حضرت میاں صاحب کے جسد اطہر کی زیارت کرا دی ۔۔۔۔۔ میرے دل میں ایک خیال آیا۔۔ ۔۔۔ میں اپنے میاں صاحب کا آخری دیدار کرنے سب سے آخر میں گیا۔۔۔۔ اپنے ہونٹ میں نے اپنے پیارے میاں صاحب کی مقدس پیشانی پر رکھ دیئے میرا دل پکار اٹھا "میرے آقا۔۔۔۔ خدا تعالےٰ کی توحید کے سچے پرستار۔۔۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق۔ خلافتِ احمدیہ کے دستِ راست ۔۔۔ آپ زندہ ہیں۔۔۔۔ آپ کے کارنامے زندہ ہیں۔ آنے والی نسلوں کے لئے تو آپ کے چھوڑے ہوئے نقوش مشعلِ راہ کا کام دیں گے۔ ہاں۔ مگر آپ کی شفقت یاد آ کر ہم کو پہروں غم کے آنسو رلایا کرے گی۔ جنگ و مصیبت۔ رنج و حزن میں آپ کو نہ پا کر دل ڈوب جایا کرے گا۔ آنکھوں اور آنسوؤں میں ایک نہ ٹوٹنے والا رشتہ قائم ہو جائے گا۔"

قافلے کی روانگی کا اعلان ہوا۔ سات کاریں۔ دو بسیں اور دو ایمبولنس ۔۔۔۔ ایک بس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مستورات تھیں۔ وہ پہلے چلی گئیں ۔۔۔۔ قافلے کے باقی حصے ایک ایک کر کے کوٹھی سے نکل کر شاہدرہ کے پاس کھڑے ہوتے رہے۔ ۔۔۔۔ ہماری بس بھی کوٹھی سے نکل کر لاہور کی قدرے سنسان سڑکوں پر دوڑتی ہوئی شاہدرہ کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔۔ میں اپنا سر کھڑکی سے باہر نکالے بڑی ہی تکلیف دہ سوچ میں گم تھا۔ میرا دل اس وقت کا تصور کر کے رو پڑا جب خدا تعالےٰ کی تقدیر جاری ہو گی۔ اس عالم آب و گل پر بسنے والی ہر روح محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی عظمت کو سچے دل سے تسلیم کر کے آپ کے فتح مند جرنیل حضرت مسیح پاک کی غلامی میں داخل ہو گی جب انسان خواب غفلت سے بیدار ہو گا اور اس کے دل کی کھڑکی کھلے گی۔ اور آج کے اس وقت کو یاد کر کے لوگ پشیمانی کے آنسوؤں سے اپنی سستی کا کفارہ ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ میرا دل پکار اٹھا "اے اہلِ لاہور۔ کاش تم آج ہوش میں ہوتے کاش تم کو پتہ ہوتا کہ تمہاری ہمدردی میں خدا تعالےٰ کے آستانہ پر آنسو بہانے والی آنکھ آج بند ہو گئی۔ تمہارا ہاتھ خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں دینے کے لئے بے تاب دل کی حرکت آج بند ہو گئی آج وہ روح پرواز کر گئی جو تمہارے لئے مضطرب رہنے کی عادی تھی۔ اسلام کا ایک بہادر جرنیل۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک سچا عاشق آج دنیا سے اٹھ گیا اور تم سوئے ہی رہے۔۔۔۔ ہائے افسوس۔۔۔۔ اے زندہ دلانِ لاہور ۔۔۔۔ جاگو۔۔۔۔ خدا کے لئے آنکھ کھولو خدائی آواز پر اب ہی کان دھر لو۔"

گیارہ بجے سب گاڑیاں شاہدرہ پہنچ گئیں۔ سب سے آگے حضرت میاں صاحب والی ایمبولینس تھی جس میں محترم حضرت اللہ پاشا صاحب اور محترم میجر وقیع الزمان صاحب تھے اور سب سے آخر میں ہماری بس تھی جس میں لاہور کے خدام تھے۔ شیخ ریاض صاحب۔ اخوند فیاض صاحب خاکسار اور دیگر خدام۔ ارشاد ہوا۔ تم نے اپنی بس سب سے آخر میں رکھنی ہے۔

قافلہ روانہ ہوا۔ چاند چودھویں کا تھا۔۔۔ ہر طرف چاندنی تو تھی مگر اداس۔۔۔۔۔ ایک مہیب خاموشی۔۔ ۔۔۔ سڑک سنسان۔۔۔۔ مکمل سناٹا تھا۔ ہم چونکہ آخری بس میں تھے اسلئے سوائے کاروں کی پچھلی سرخ سرخ روشنیوں کے اور کچھ بھی ہمارے سامنے نہ تھا۔ قافلہ چل رہا تھا بس سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ دل تڑپ رہے تھے اور آنکھیں رو رہی تھیں۔ حضرت میاں صاحب کی شفقت اور محبت یاد آ رہی تھی۔۔۔۔ میں خیالوں میں کہیں کا کہیں پہنچ گیا۔۔۔۔ ستمبر ۱۹۶۱ء کا اجتماع تھا۔ میں اور برادرم غلام احمد صاحب قائد مجلس مغلپورہ حضرت میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت میاں صاحبؓ نے ازراہِ شفقت ہمیں اندر بلا لیا ۔۔۔ باتیں کرتے رہے۔ خاندان کے حالات دریافت فرماتے رہے اور آخر میں نصیحت فرمائی:-

"عزیزو۔۔ یہ جوانی
کا زمانہ ہے اس
وقت کی قدر کرو اور
اخلاص اور نیک نیتی
سے سلسلہ کی خدمت
کرتے چلے جاؤ۔ خدا
تم کو کبھی ضائع نہ کرے گا۔"

ان کے یہ الفاظ میرے کانوں میں گونجنے لگے کہ بس ایک جھٹکے کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔ قافلہ کھڑا ہو گیا تھا۔ خدام فوراً بس سے اتر کر پہلی کار تک پہنچ گئے ۔۔۔۔۔۔۔ مکرم

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے اپنی سیٹ تبدیل کرنی تھی۔۔۔۔ قافلہ پھر چل پڑا اور میں پھر حضرت میاں صاحب کی شفقت کے سمندر میں ڈوب گیا۔۔۔ مجھے یاد آیا۔۔۔ ایک دن میں گھر میں بیٹھا تھا پوسٹ مین نے آواز دی۔ میرے نام ایک منی آرڈر تھا۔ حضرت میاں صاحب کا۔ میرے شفیق کا۔۔۔۔ میرے محسن کا۔۔۔۔ منی آرڈر وصول کر کے جو مسرت مجھے حاصل ہوئی اس کا بیان کرنا میرے بس میں نہیں کہ مجھ ناچیز کے لئے حضرت میاں صاحب کے دل میں اتنی شفقت و الفت ہے۔ اللہ اللہ میرے میاں صاحب کے حسنِ سلوک اور شفقت کا جواب نہیں۔۔۔ پھر میرے ذہن نے اپنے ماضی میں سے ۳۱ مئی ۱۹۶۳ء کو پکارا۔۔۔ حکومت مغربی پاکستان کی طرف سے کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" پر لگائی ہوئی پابندی واپس لے لی گئی تھی۔ میں قائد صاحب کے ارشاد کے ماتحت حکومت کی طرف سے شائع کردہ Notification کی ایک کاپی حضرت میاں صاحب کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کے لئے ربوہ روانہ ہو گیا۔۔۔۔ شام پانچ بجے تھے۔ ربوہ میں گرمی کی شدت تھی۔ کوٹھی "البشریٰ" میں حاضر ہو کر چٹ اندر بھجوائی۔ حضرت میاں صاحب نے فوراً ہی بلا لیا۔ Notification خدمت میں پیش کیا۔ بڑے خوش ہوئے میرے دادا جان حضرت ڈاکٹر ظفر حسن صاحبؓ کے متعلق دریافت فرماتے رہے (وہ ان دنوں بقید حیات تھے) بعد ازاں خدام ضلع لاہور کی حالت کے متعلق دریافت فرمایا ان کی خوشکن حالت عرض کرنے پر بڑی خوشی کا اظہار فرمایا۔ میں نصف گھنٹہ سے زائد وقت آپ کی خدمت میں حاضر رہا۔ کتاب کی ضبطی کے متعلق فرمانے لگے کہ اس سے ہمیں بڑے بڑے فوائد حاصل ہوئے ہیں۔ پھر ان کو گننا شروع کیا اور فرمانے لگے۔

اوّل:۔ ہماری جماعت میں بیداری پیدا ہوئی۔

دوم:۔ جن احمدیوں نے یہ کتاب نہیں پڑھی وہ بھی اب پڑھیں گے۔

سوم:۔ کثرت سے غیر احمدی بھی اب اس کا مطالعہ کریں گے۔ وغیرہ

کسے خبر تھی یہ نورانی وجود۔۔۔۔۔ دلوں کے لئے ڈھارس اور باعثِ تسلی ہستی۔ ۔۔۔۔۔ ابتلاؤں میں سے بھی خدا تعالےٰ کے فضل کا اشارہ دیکھنے والے بزرگ۔ ۔۔۔۔ چند ہی دنوں بعد ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔ بس پھر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔۔ خیالات کا سلسلہ منتشر ہو گیا۔۔۔۔ قافلہ کھڑا ہو گیا تھا۔ ایک کار کے انجن میں پانی ڈالنا مقصود تھا۔۔۔۔ قافلہ پھر چل پڑا ۔۔۔۔ شیخوپورہ گذر گیا۔۔۔۔ اور پھر۔۔ ۔۔۔ بارش اور ہوا کا طوفان۔۔۔۔۔۔ ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ۔۔۔۔ کالے مہیب بادل۔۔۔۔۔۔ چاندنی غائب۔۔ سخت تاریکی اور تیز بارش۔۔۔۔۔۔

بے اختیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر زبان پر آ گیا ؎

"کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا
مہر و ماہ کی آنکھ غم سے ہو گئی تاریک و تار"

قافلہ اسی بارش میں جا رہا تھا کہ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب والی گاڑی خراب ہو گئی آپ اور دوسرے اصحاب ہماری بس میں آ گئے۔ کچھ ہی لمحات بعد صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب والی کار بھی خراب ہو گئی۔ وہ بھی ہماری بس میں آ گئے۔ اور پھر یہ قافلہ ۔۔۔۔۔ سوگوار۔۔۔۔ مضطرب۔۔۔۔ دیارِ مسیح کی طرف آہستہ آہستہ بڑھتا رہا۔ تین بج گئے۔۔۔۔۔ رات کا آخری حصہ شروع ہو گیا۔۔۔۔۔ قافلہ چنیوٹ سے ذرا آگے چناب کے پل پر پہنچا تھا کہ پہلی گاڑی جس پر حضرت میاں صاحب ابدی نیند سو رہے تھے۔۔۔۔ خراب ہو گئی۔۔۔۔ اس کو ٹھیک کرنے میں کچھ دیر لگ گئی۔۔۔ وقت پہلے ہی زیادہ ہو گیا تھا لہذا صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور خاکسار ایک گاڑی میں ربوہ روانہ ہو گئے۔ ربوہ کی حدود میں داخل ہوتے ہی محسوس ہو گیا کہ ربوہ آج رات سویا نہیں۔۔۔۔ بس کے اڈہ پر کثرت سے احباب کھڑے تھے۔۔۔۔۔ دھڑکتے اور ڈوبتے ہوئے دل کے ساتھ ان کو بتا کر کہ قافلہ پہنچنے ہی والا ہے کار آگے روانہ ہوئی اور البشریٰ کی حدود میں داخل ہوئی۔ ہزاروں کی تعداد میں احباب۔۔۔۔ بچے۔ جوان اور بزرگ۔۔۔۔ صفیں باندھیں آنسو بہاتی آنکھوں کے ساتھ کھڑے تھے۔۔۔۔ وہ زخمی دل اور گیلی آنکھیں مجھ سے پوچھ رہی تھیں "تم لاہور سے آئے ہو نا۔۔۔۔ بتاؤ کیا یہ ناقابلِ یقین خبر واقعی درست ہے۔۔ ۔۔۔ کیا واقعی وہ شفیق ہستی ہم سے جدا ہو گئی ہے۔۔۔ کیا تم ان کو بچا نہ سکے۔۔۔۔۔

... میں نے بھاگ جانا چاہا ... میں ان نظروں کو برداشت نہ کرسکا ... میں نے منہ دوسری طرف پھیرلیا ... "البشریٰ" کے صحن کی دیوار کی طرف ... قافلہ میں آن پہنچا ایک کامل سکوت ... یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس مقدس بستی کا یہ قانون ہے ... دل تڑپ سکتے ہیں ... آنکھیں رو سکتی ہیں مگر آواز نہ نکلے ... صبر ... صبر ... صبر ... ایک عظیم صبر کا نظارہ ... ہم نے ... خدام الاحمدیہ لاہور نے یہ مقدس امانت غمگین قلوب اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ ربوہ والوں کے سپرد کی ... اور لرزتے ہوئے دلوں کے ساتھ البشریٰ سے باہر نکل آئے ... دل گھبرا رہا تھا ... میں نے آسمان کی طرف نگاہ کی ... اے خدا تو نے یہ کیا کیا ... تو تو تقدیر مبرم بدلنے پر بھی قادر ہے ... میرے دل نے ایک آواز سنی ... تم زمین پر رہنے والے ... کتنے حریص ہو ... کتنے لالچی ہو ... چاہتے ہو کہ خدا کا یہ مقرب بندہ ... اس کی توحید کے لئے ہر دم غیرت رکھنے والا ... اس کی عظمت اور اس کی بادشاہت کو زمین پر قائم کرنے والا مقدس وجود تم میں ہمیشہ رہتا ... تم اپنے نکروں ... اپنے غموں سے اس کو ہمیشہ ہلکان کرتے رہتے ... خدا نے چاہا کہ اس کا پیارا بندہ اب فکروں سے آزاد ہو جائے ... اس کے قرب میں جلدی آجائے ... اس کے محبوب کے پاس آکر بیٹھ جائے ... اس نے اسے اپنے پاس بلالیا میرا سر جھک گیا ... خدا جو کرتا ہے ٹھیک کرتا ہے ... اے خدا ہم تیری رضا پہ راضی ہیں ... ہمیں سکون دے ۔ ہمیں صبر عطا کر ... ہماری ڈھارس بندھا ہمیں حضرت میاں صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے ... دور ... مسجد مبارک کے مینار سے ایک آواز گونجی "اللہ اکبر ... اللہ اکبر" ... ایک بڑا ہی پر رعب اعلان تھا ... بلا کی کشش تھی اس اعلان میں ... دیکھو ... رات کی تاریکی کو ہم اب دن کے اجالے میں تبدیل کرنے لگے ہیں ... کیونکہ ہم ہر چیز پر قادر ہیں ... ہم تمام بادشاہوں سے بڑے بادشاہ ہیں ہر طرف ہماری بادشاہت ہے اور یہ بادشاہت ازلی اور ابدی ہے ... اور کہ اب ہم ایک دربار لگانے لگے ہیں ... آؤ ... ادھر آؤ ... تم کو سکون بھی دیا جائے گا صبر بھی ملے گا ... ہر چیز ملے گی ... میرے قدم مسجد مبارک کی طرف اٹھ گئے ... میں نے اپنا سر اپنے مالک کے حضور رکھ دیا ... "یا الٰہی ہمیں معاف کر ... ہم کمزور ہیں ... ناتوان ہیں ... ہم تیری توحید کے پرستار ہیں تو ہمیں سب سے زیادہ عزیز ہے ... ہماری عرض سن لے ... ہمیں صبر عطا کر ... ہمیں اپنی رضا پر راضی رہنے والا بنا ... اپنی توحید کو دنیا پر قائم کر ... اپنے محبوب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کو غلبہ عطا کر ... حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو صحت والی دراز عمر عطا فرما ... "تا گلشن احمد میں پھر سے بہار آجائے" ... (آمین) میرا دل تسلی پکڑ گیا ... میں مسجد سے نکل کر اس ہجوم میں گم ہو گیا جو حضرت میاں صاحب کے آخری دیدار کے لئے البشریٰ کی طرف بڑھ رہا تھا۔

# لجنہ اماءاللہ راولپنڈی کا تیسرا سالانہ اجتماع

لجنہ اماءاللہ راولپنڈی کا تیسرا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالےٰ بروز سوموار ۳۰ ستمبر ۶۲ء صبح ۹ بجے مسجد نور میں منعقد ہو رہا ہے لجنہ راولپنڈی تمام لجنات کو عموماً اور اٹک جہلم اور واہ کینٹ کی لجنات کو خصوصاً دعوت شمولیت دیتی ہے کارروائی معیار اول معیار دوم معیار سوم اور فی البدیہہ تقریری مقابلہ جات پر مشتمل ہوگی موضوعات کا پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ مزید معلومات اس پتہ پر خط لکھ کر حاصل کی جاسکتی ہیں (اے / ۴ ۳۳۳ بابو محلہ صدر راولپنڈی)

لجنات سے التماس ہے کہ جلد از جلد مقابلہ جات میں حصہ لینے والی خواتین کے نام بھجوادیں تاکہ پروگرام مرتب کیا جاسکے باہر سے آنیوالی ممبرات کے قیام و طعام کا انتظام مقامی لجنہ کے ذمہ ہوگا۔

(امۃ المالک جنرل سیکرٹری لجنہ راولپنڈی)

# قرارداد تعزیت

ناصر ہائر سکنڈری سکول ربوہ کا یہ اجلاس مولوی عطاء الرحمٰن صاحب طالب مرحوم کی وفات پر اظہار تعزیت کے لئے منعقد ہوا ہے وہ ہمارے بہت ہی مہربان اور قابل قدر سٹاف ممبر تھے اور شفیق و لائق استاد۔ کالج کی ترقی کے ہر باب میں مولوی صاحب مرحوم کی خدمات نمایاں ہیں عربی فارسی اور اردو پر کامل عبور تھا ہمارا اکثر سٹاف ان کا شاگرد ہے کالج کی فضا میں ان کی آواز کی صدائے بازگشت اب بھی موجود ہے جو کبھی فراموش نہیں کی جاسکتی ان کے پڑھائے ہوئے علوم ایک قیمتی دفینہ کی صورت میں طالبات کے پاس موجود ہیں۔ ہم سب سٹاف و طالبات نہایت درد بھرے دل کے ساتھ مولوی طالب صاحب مرحوم کے لئے دعا گو ہیں کہ خدا تعالےٰ انھیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے خدائے رحیم و کریم انھیں بلند درجات سے نوازے اور محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

# ذکر حبیب

## صدمہ کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاک نمونہ

حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم ربوہ

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر احباب قادیان نے بہت غم کا اظہار کیا۔ جس دن اُن کی وفات ہوتی ہے اُن کی حالت کے پیش نظر ویسے ہی تمام قادیان افسردہ خاطر ہو رہا تھا۔ لیکن جب اُن کی سہ پہر کے وقت وفات ہو گئی۔ اُس وقت جس قسم کے غم کا اظہار اہل قادیان نے کیا وہ شریعت کی حدود کے اندر رہتے ہوئے بجز حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے وقت جبکہ جماعت قادیان کے احباب کئی روز تک روتے رہے نہیں دیکھا۔ اور رونا تھا۔ ہر شخص اشکبار تھا اور رونے کی آواز نکل رہی تھی۔ اس کا زیادہ اظہار مغرب اور عشاء کی نماز۔ اور پھر ساری رات اور دوسرا دن جب اُن کو دفن کیا گیا یہی کیفیت جاری رہی۔ تجہیز و تکفین کے بعد اس میں کچھ کمی ہو گئی۔ لیکن کیفیت وہی تھی۔ مغرب کی نماز کے بعد جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد مبارک میں شاہ نشین پر بیٹھے ہوئے تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کے ضعیف والد جو غالباً اپنی بصارت بھی کھو چکے تھے حضور کے قدموں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے وہ اونچی آواز سے رو رہے تھے اس پر حضور نے ان کو تسلی دلاتے ہوئے یہ فرمایا کہ

"مولوی صاحب مرحوم صرف
آپ ہی کے صاحبزادے نہ
تھے وہ ہمارے بھی تھے"

یہ الفاظ حضور نے ایسی آواز میں ادا فرمائے کہ معلوم ہوتا تھا کہ فرط غم کی وجہ سے حضور کی آواز بھی اکھڑی ہوئی ہے تاہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ضعیف شخص کو تسلی دلاتے رہے اور ... جماعت کو بھی۔ جس سے تمام اہالیان قادیان کو صبر آگیا لیکن پھر بھی اس کا کچھ بقیہ جاری رہا۔ دوسری صبح جب نماز کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تو فرمایا کہ مجھے آج رات الہام ہوا ہے۔ یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم۔ اسی ذیل میں الحکم جلد ۹ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء کا حوالہ ملاحظہ فرمادیں۔

الہام (۱) اُرِیدُ الخَیرَ
(۲) یا ایھا الناس اعبدوا
ربکم الذی خلقکم

فرمایا:۔

"مولوی عبدالکریم صاحب کی موت پر حد سے زیادہ غم کرنا۔ اور ان کی نسبت یہ خیال کر لینا کہ ان کے بغیر فلاں حرج ہوگا ایک قسم کی مخلوق کی عبادت ہے کیونکہ جس سے حد سے زیادہ محبت کی جاتی ہے یا حد سے زیادہ اس کی جدائی کا غم کیا جاتا ہے وہ معبود کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ ایک کو بلا لیتا ہے دوسرا قائم مقام اسکے کر دیتا ہے، قادر اور بے نیاز ہے۔ پہلے اس سے ایک یہ بھی الہام ہوا تھا تؤثرون الحیٰوۃ الدنیا یعنی تم دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو۔"

(تذکرہ ص ۵۶۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات پر بھی یہی الہام ہوا تھا۔

"ان المنایا لا تطیش
سھامھا"

اور پھر الہام ہوا۔

یا ایھا الناس اعبدوا
ربکم الذی خلقکم"

(تذکرہ ۷۸۶، ۷۸۷)

احباب جماعت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی وفات کے صدمہ جانکاہ کے ضمن میں اس کو بھی مدنظر رکھ لیں اور صبر و صلوٰۃ کے ساتھ اس صدمہ عظیمہ کو برداشت کریں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

## ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مبلغ عدن مکرم السید محمود عبداللہ الشبوطی کو مورخہ ۲ اگست ۱۹۶۲ء ایک اور فرزند عطا فرمایا ہے نومولود انکا تیسرا فرزند ہے اس کا نام سید محمد محمود الشبوطی رکھا گیا ہے وہ محترم السید محمد عبداللہ الشبوطی امیر جماعت احمدیہ عدن کا پوتا اور مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب مینیجر دواخانہ خدمت خلق ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت والی عمر دراز عطا کرے اور اسے نیک صالح خادم دین اور [illegible] بنائے۔ آمین (دواخانہ [illegible] ربوہ)

# ضلع سیالکوٹ کے عہدیداران جماعت کا تین روزہ تربیتی اور روحانی اجتماع

## تربیتی اور اصلاحی موضوعات پر علمائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایمان افروز تقاریر

مرتبہ:- عطاء المجیب صاحب راشد۔ بی اے ربوہ

ضلع سیالکوٹ کی جماعت ہائے احمدیہ کا تین روزہ تربیتی اجتماع روحانی پرکیف ماحول میں جاری رہنے کے بعد ۳۱ اگست کو بعد دوپہر کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہو گیا۔ یہ اجتماع جامع مسجد احمدیہ کبوتراں والی مسجد میں منعقد ہوا۔ اس ضلع کی مختلف جماعتوں کے ۱۵۰ سے زائد عہدیداروں نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ مقامی اور قریبی جماعتوں کے احمدی دوستوں نے بھی ایک کثیر تعداد میں شمولیت کی۔ مرکز سلسلہ سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، محترم صاحبزادہ طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری ایڈیٹر الفرقان۔ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ اور محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے شرکت فرمائی۔ اور احباب جماعت کو بیش قیمت نصائح سے نوازا۔

باہر سے آنے والے تمام مہمانوں کے کھانے اور رہائش کا انتظام جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے کیا۔ اس طرح تمام مہمانوں نے تین روز مکمل یکسوئی کے ساتھ علمائے سلسلہ کی تقاریر کو بڑی توجہ اور انہماک سے سنا۔

اجتماع کا افتتاح مورخہ ۲۹ اگست کو بعد دوپہر تین بجے محترم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ سیالکوٹ کی صدارت میں تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مکرم الحاج محمد یعقوب صاحب نے کی۔ نظم مبارک احمد صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد محترم جناب بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سیالکوٹ نے ایک مختصر تقریر میں اس اجتماع کی غرض و غایت واضح فرمائی۔ بعد ازاں ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت سید محمد علی شاہ صاحب نے بعض نہایت ایمان افروز روایات سنائیں۔ نماز عصر کے بعد اجلاس کے دوسرے حصے میں نظم کے بعد مکرم مولوی نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ سیالکوٹ نے تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا عنوان "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق" تھا۔ آپ نے مختلف واقعات اور حوالہ جات سے ثابت کیا۔ کہ جس کمال عشق اور فدائیت کا اظہار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ وہ گذشتہ چودہ سو سال میں فقید المثال ہے۔ آپ نے کہا۔ . . . . . کہ یہ اسی فنا فی الرسول کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالے نے آپ کو ظلی نبوت کے منصب جلیلہ سے نوازا۔

اس کے بعد محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے بے پردگی کے خوفناک نتائج پر ایک مبسوط تقریر فرمائی شروع میں آپ نے قرآنی تعلیم اور اسلامی اسوۂ حسنہ کے حوالہ سے پردہ کی برکات واضح فرمائیں۔ اسی ضمن میں آپ نے یورپ کی موجودہ فحاشی کا ذکر کرتے ہوئے بے پردگی کے خوفناک اور عبرتناک اثرات واضح فرمائے۔ اور آپ نے فرمایا کہ تقوی اسلامی تعلیم اور اسوۂ رسول پر عمل کرنے میں ہے اور اسی میں تمام بھلائی اور برکت مضمر ہے۔

محترم قاضی صاحب کی تقریر کے بعد کھانے اور نماز مغرب و عشاء کا وقفہ تھا۔ اس کے بعد دوسرا اجلاس مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال ربوہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت حافظ برکت علی صاحب نے کی۔ نظم کے بعد مقامی مشاورت کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس سلسلہ میں محترم رامہ صاحب نے عہدیداران جماعت کے سامنے ۲۵ لاکھ روپیہ چندہ کی تحریک کی وضاحت فرمائی۔ اس موقعہ پر حاضرین میں سے بعض دوستوں نے مختلف سوالات دریافت کئے۔ ڈیڑھ دو گھنٹہ کی اس مجلس میں باہمی گفتگو سے حاضرین نے استفادہ کیا۔

دوسرے روز علی الصبح مسجد میں نماز تہجد الحاج محمد یعقوب صاحب کی اقتداء میں باجماعت ادا کی گئی۔ جس میں سلسلہ احمدیہ کی ترقی اور حضور ایدہ اللہ تعالے کی صحت کے لئے دعائیں کی گئیں۔ نماز فجر کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری فاضل نے قرآن مجید کا درس دیا۔ جس میں آپ نے سورۃ ابراہیم کے ایک رکوع کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ بعد ازاں محترم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کا کچھ حصہ پڑھ کر سنایا۔

ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد پہلا اجلاس صبح آٹھ بجے جامع مسجد احمدیہ سیالکوٹ میں شروع ہوا۔ اجلاس کی صدارت محترم خواجہ عبدالرحمن صاحب ٹھیکیدار سیالکوٹ نے فرمائی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مکرم الحاج محمد یعقوب صاحب نے کی۔ نظم کے بعد سب سے پہلی تقریر چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں نے فرمائی۔ آپ نے اپنی مختصر تقریر میں گھٹیالیاں کالج کے کوائف بیان کئے۔ آپ نے تعلیم کی اہمیت واضح کرتے ہوئے احباب جماعت سے چندہ اور اعانت کی اپیل کی۔ تاکہ قوم کے غریب اور نادار طلباء کو بھی زیور تعلیم سے آراستہ کیا جا سکے۔ یہاں یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ دوران جلسہ ہی محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی طرف سے مبلغ چھ ہزار روپے کی اعانت برائے تعمیر کالج کی اطلاع موصول ہوئی۔ جس کا اعلان جناب امیر صاحب نے فرمایا۔

اس کے بعد محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے ایک ولولہ انگیز تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا موضوع یہ تھا "احمدیت ہم میں کیا انقلاب پیدا کرنا چاہتی ہے؟"

محترم قاضی صاحب کی اس تقریر کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے قومی برائیاں اور ان کا علاج کے موضوع پر ایک فاضلانہ تقریر فرمائی۔

نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے نظام خلافت اور جماعتی تنظیم کی برکات بیان فرمائیں۔

نماز جمعہ کے بعد تین بجے اجلاس کی کارروائی محترم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی صدارت میں شروع ہوئی۔ قرآن مجید کی تلاوت مولوی نصیر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع سیالکوٹ نے کی۔ اس کے بعد حکیم سید پیر احمد شاہ صاحب اور مکرم ماسٹر محمد انور صاحب نے خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں۔ سب سے پہلے محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے "میاں بیوی کے حقوق" کے موضوع پر عام فہم رنگ میں مؤثر تقریر فرمائی

آپ کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے ایک نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع یہ تھا کہ اسلام مجھے کیوں پیارا ہے؟

بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے "نماز باجماعت کی اہمیت" کے موضوع پر ایک بصیرت افروز تقریر ارشاد فرمائی۔ آپ کی تقریر جذبات سے اس قدر لبریز تھی کہ سامعین پر ایک وجد کا عالم طاری تھا۔

بعد ازاں محترم شیخ ارشد علی صاحب ایڈووکیٹ اصلاح و ارشاد سیالکوٹ نے "اولاد مبشرہ" کے موضوع پر ایک معلوماتی تقریر فرمائی۔

اجتماع کے دوسرے روز تیسرے اجلاس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ ناظم ارشاد وقف جدید نے فرمائی رات کھانے اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد ساڑھے آٹھ بجے کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو حافظ برکت علی صاحب نے کی۔ اس کے بعد ماسٹر محمد انور صاحب اور دو بچوں نے نظمیں پڑھیں۔ اسکے بعد محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے افریقہ میں اسلام کی عظیم الشان ترقی کے موضوع پر ایک معرکۃ الآراء تقریر فرمائی محترم صاحب صدر کے مختصر ارشادات کے بعد اس اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

اجتماع کے تیسرے اور آخری روز کارروائی کا آغاز نماز تہجد سے ہوا اور اس کے بعد نماز فجر ادا کی گئی۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری فاضل نے نماز کے بعد قرآن مجید کا اور محترم بابو مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری فاضل نے نماز کے بعد قرآن مجید کا اور محترم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔

اجلاس کی باقاعدہ کارروائی مکرم نذیر احمد صاحب وکیل آف کھیوہ باجوہ کی صدارت میں ساڑھے آٹھ بجے صبح شروع ہوئی۔ تلاوت مولوی نصیر احمد صاحب مربی سیالکوٹ نے فرمائی اس کے بعد ماسٹر محمد انور صاحب نے نظم پڑھی اس اجلاس میں سب سے پہلے محترم حکیم سید پیر احمد شاہ صاحب نے ذکر حبیب کے سلسلہ میں چند نہایت ایمان افروز اور دلچسپ روایات سنائیں۔ آپ کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ نے تربیت اولاد کے موضوع پر ایک گھنٹہ تک حاضرین سے خطاب فرمایا۔

بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب

(باقی صفحہ ۷ پر)

# تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپے یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی معہ ان کی قربانیوں کے درج ذیل ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

۴۴۱۔ مکرم فیروز الدین صاحب گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ .. — ۱۰ روپے
۴۴۲۔ مکرم لیاقت احمد صاحب صدر بازار لاہور .. — ۱۵ ؍؍
۴۴۳ احباب جماعت احمدیہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا بذریعہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ۵۰ — ۱۸ ؍؍
۴۴۴ مکرم عنایت الرحمٰن صاحب زمیندار انجینئرنگ اینڈ ٹریڈنگ کمپنی ٹنڈو الہ یار .. — ۱۰ ؍؍
۴۴۵ مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب پنی ضلع پشاور .. — ۲۰ ؍؍
۴۴۶ محترمہ بیگم صاحبہ کرنل ڈاکٹر سید محمد یوسف صاحب لاہور .. — ۱۰۰ ؍؍
۴۴۷ محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر گوجرہ ضلع لائل پور .. — ۱/۸ ؍؍
۴۴۸ احباب جماعت احمدیہ چٹا گانگ مشرقی پاکستان .. — ۴۴ ؍؍
۴۴۹ مکرم مرزا الطاف احمد صاحب پیراں غائب ضلع ملتان .. — ۱۰۰ ؍؍
۴۵۰ ؍؍ ملک الطاف حسین صاحب .. — ۳۰ ؍؍
۴۵۱ احباب جماعت احمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری بذریعہ ماسٹر حاکم علی صاحب .. — ۵۴ ؍؍
۴۵۲ مکرم محمود عالم صاحب رودٹری سمنٹ ورکس سندھ منجانب مکرم منظور عالم صاحب مرحوم .. — ۱۰ ؍؍
۴۵۳ احباب جماعت احمدیہ چک ۶۹ ضلع لائل پور بذریعہ مکرم مولوی فتح محمد صاحب .. — ۲۵ ؍؍
۴۵۴ مکرم میاں نصیر الدین صاحب پیراں غائب ملتان .. — ۲۰۰ ؍؍
۴۵۵ ؍؍ مستری میاں محمد صاحب فورٹ سنڈیمن .. — ۱۰ ؍؍
۴۵۶ احباب جماعت احمدیہ چک ۱۱-۶ ایل ضلع منٹگمری بذریعہ مکرم محمد اکرم صاحب .. — ۳۰ ؍؍
۴۵۷ محترمہ امۃ القیوم اسلم صاحبہ گورنمنٹ گرلز سکول شورکوٹ شہر .. — ۱۰ ؍؍
۴۵۸ احباب جماعت احمدیہ قصور بذریعہ مکرم خواجہ محمد عثمان صاحب ۹۴ — ۳۸ ؍؍
۴۵۹ ؍؍ ؍؍ دہلی گیٹ لاہور بذریعہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ۲۵ — ۴۶ ؍؍
۴۶۰ ؍؍ ایس ایس احمد صاحب ڈھاکہ مشرقی پاکستان .. — ۳۰ ؍؍

# گوشوارہ وصایا ضلع وار

## بابت یکم مئی ۶۲ء تا ۳۰ اپریل ۶۳ء

مکرم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ

[redacted]

نظام وصیت کی عظمت اور اہمیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور تحریرات سے واضح ہے پھر بھی احباب جماعت اس کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دے رہے (جو کہ افسوسناک بات ہے) ذیل کا گوشوارہ اس امر کا کافی ثبوت ہے

جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے پاک فرستادہ کی قائم کردہ جماعت ہے اور اس پر بہت بڑی اور اہم ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں ہم نے تمام دنیا کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھنڈے تلے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر جمع کرنا ہے ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کرنا ہے لیکن یہ سب کچھ بھی ہو سکتا ہے جب ہم اپنی ذمہ داریوں کو پوری توجہ، محنت، انہماک، جانفشانی اور خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کریں اور یہ عہد کریں کہ ہمارا ہر آنے والا دن گزشتہ دن سے بہتر اور ہر اٹھنے والا قدم سابقہ قدم سے تیز تر اور مضبوط تر ہوگا۔ وما توفیقنا الا باللہ

علاقائی امراء ضلع وار امراء صدر صاحبان اور سیکرٹریان وصایا کا فرض ہے کہ وہ جماعتوں میں بیداری پیدا کریں ان کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلائیں تا ہم نہ صرف اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں بلکہ وہ نظام نو جس کی بنیاد حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں اسی تحریک کی صورت میں رکھی گئی ہے جلد از جلد قائم ہو۔ آمین ثم آمین اور تلافی مافات بھی ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے اور ہماری ہر طرح سے مدد اور نصرت فرمائے آمین اللّٰھم آمین۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا ۔ بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

| نمبر شمار | مقام ضلع | ذکور | اناث |
|---|---|---|---|
| ۱ | ربوہ | ۳۲ | ۵۷ |
| ۲ | کراچی | ۲۸ | ۳۰ |
| ۳ | لاہور | ۲۵ | ۲۷ |
| ۴ | شیخوپورہ | ۲۲ | ۳۲ |
| ۵ | لائل پور | ۱۸ | ۱۶ |
| ۶ | منٹگمری | ۷ | ۱۷ |
| ۷ | سرگودھا | ۱۱ | ۱۸ |
| ۸ | راولپنڈی | ۵ | ۹ |
| ۹ | سیالکوٹ | ۹ | ۷ |
| ۱۰ | کوئٹہ | ۳ | ۸ |
| ۱۱ | جھنگ | ۱ | ۹ |
| ۱۲ | گجرات | ۵ | ۵ |
| ۱۳ | تھرپارکر | ۴ | ۴ |
| ۱۴ | مظفرگڑھ | ۶ | ۱ |
| ۱۵ | بیرون پاکستان | ۶ | - |
| ۱۶ | مشرقی پاکستان | ۲ | ۳ |
| ۱۷ | نوابشاہ | ۲ | ۳ |
| ۱۸ | گوجرانوالہ | ۳ | ۲ |
| ۱۹ | حیدرآباد | ۲ | ۱ |
| ۲۰ | پشاور | ۳ | - |
| ۲۱ | ملتان | ۳ | - |
| ۲۲ | جہلم | - | ۲ |
| ۲۳ | لاڑکانہ | - | ۲ |
| ۲۴ | بہاولپور | ۱ | - |
| ۲۵ | ڈیرہ اسمٰعیل خاں | - | ۱ |
| ۲۶ | ڈیرہ غازیخاں | ۱ | - |
| ۲۷ | رحیم یارخاں | ۰ | ۱ |
| ۲۸ | بہاولنگر | - | ۱ |
| ۲۹ | ایبٹ آباد | ۰ | ۱ |

میزان　۳۵۸+۱۹۸

کل میزان　۵۵۶

تعداد جدید وصایا سال ۶۱/۶۲ء گزشتہ　۵۲۷

اضافہ بمقابلہ سال گزشتہ　= ۲۹

معیار وصیت:

| | ۱/۳ | ۱/۴ | ۱/۵ | ۱/۶ | ۱/۷ | ۱/۸ | ۱/۹ | ۱/۱۰ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ذکور | - | - | - | - | - | ۴ | - | ۱۹۴ |
| اناث | ۵ | - | ۱ | - | ۱ | ۵ | - | ۲۱۶ |
| میزان | ۵ | - | ۱ | | ۱ | ۹ | - | ۴۱۰ |

## درخواست دعا

میری اہلیہ گزشتہ کئی روز سے دل کی کمزوری اور ضعف کی وجہ سے بیمار ہیں ضعف دن بدن بڑھ رہا ہے جس کی وجہ سے تشویش ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے (فیاض احمد خان کرانی غلہ منڈی ربوہ)

۲۔ اہلیہ صاحبہ بابو فضل کریم صاحب سکنہ احمد نگر سر میں چوٹ لگ جانے کی وجہ سے سول ہسپتال چنیوٹ میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

خاکسار منصور احمد ظفر　احمد نگر

## سیالکوٹ میں تربیتی اجتماع

صفحہ ۶ سے آگے

صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے ایک ایمان افروز تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا "آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کے سنہری کارنامے"

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے مذہبی رواداری اور اتحاد بین المسلمین کے موضوع پر ایک فاضلانہ تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر اس اجتماع کی آخری تقریر تھی اس کے بعد جناب شیخ ارشد علی صاحب ایڈووکیٹ سیکرٹری اصلاح و ارشاد سیالکوٹ نے شکریہ ادا کیا اور محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے دعا کرائی۔ اس طرح یہ روحانی اجتماع تین روز جاری رہنے کے بعد ایک لمبی اور پرسوز دعا کے بعد بخیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ مورخہ ۳۰ اگست بعد نماز مغرب اجتماع کے اختتام کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے خدام الاحمدیہ کے ہنگامی اجلاس سے خطاب فرمایا ان بردو تقاریر میں آپ نے خدام کو بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ (عطاء المجیب راشد بی اے ربوہ)

## ولادت

مورخہ ۹/۴ / ۶۳ء بروز بدھ میرے لڑکے احمد یوسف کے ہاں پہلا لڑکا تولد ہوا ہے جس کا نام احمد حسن انیس رکھا گیا ہے احباب کرام نومولود کے نیک، خادم دین اور با عمر ہونے اور نیز والدین کے لئے قرۃ العین بننے کی دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ماسٹر نذیر پرائمری تعلیم الاسلام سکول ربوہ)

قبر کے عذاب سے بچو
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الٰہ دین ۔ سکندر آباد دکن

مرض اٹھرا کی مشہور دوا حب اٹھرا رجسٹرڈ نصف صدی سے استعمال ہو رہی ہے مکمل کورس تولے چودہ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

# ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۲۱ ستمبر۔ پاکستان نے چینی حکومت کی اس تجویز کا خیر مقدم کیا ہے کہ ایٹمی اسلحہ کی مکمل ممانعت اور ان کو نابود کرنے کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے حکومتوں کے سربراہوں کی کانفرنس منعقد کی جائے پاکستان نے کہا ہے کہ اگر تمام ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس عالم وجود میں نہ آسکی تو پھر پاکستان اس بات کو پسند کرے گا کہ ایشیائی افریقی ملکوں کی ایک کانفرنس بلائی جائے جس میں اس مسئلہ پر غور کیا جائے اور سربراہوں کے اجلاس کے ابتدائی انتظامات کئے جائیں۔

چین کے وزیر اعظم چو این لائی نے حکومتوں کے سربراہوں کی کانفرنس کی تجویز دو اگست کو ایک خط میں پیش کی تھی جو تمام ملکوں کے سربراہوں کو بھیجا گیا تھا وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے حال ہی میں چینی وزیر اعظم کو ایک خط لکھا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان ان کی تجویز قبول کرتا ہے پاکستان نے افریقی ایشیائی ملکوں کی کانفرنس کی تجویز کا بھی اسی خط میں ذکر کیا ہے

● لاہور ۲۱ ستمبر۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے کہا ہے مجھے صدر ایوب کی جانب سے کوئی سرکاری حکم یا رسمی درخواست موصول نہیں ہوئی کہ نئے پریس آرڈی ننس پر ایک ماہ کے لئے عملدرآمد روک دیا جائے۔ گورنر نے کہا صوبائی کابینہ میں نومبر میں توسیع کی جائے گی

ملک امیر محمد خان کراچی روانہ ہونے سے پہلے لاہور ریلوے سٹیشن پر اخباری نمائندوں سے باتیں کر رہے تھے۔

● کراچی ۲۱ ستمبر صوبائی ذرائع اطلاعات نے کل یہاں بتایا کہ صدر ایوب گورنروں کو اس امر کی ہدایت کر چکے ہیں کہ اخبارات پر پابندیوں کے آرڈی ننس پر ایک ماہ کیلئے عمل درآمد معطل کر دیا جائے آپ نے کہا آرڈی ننس معطل کر دیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں کسی نئے سرکاری حکم کی ضرورت نہیں۔ ذرائع اطلاعات نے سے جب کہا کہ حکومت نے آرڈی ننس کے تحت اخبارات کے خلاف اقدام کرلی تو خان امیر محمد نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے کہا صدر کی یقین دہانی کے فوراً بعد سے آرڈی ننس معطل کر دئے گئے تھے۔

# ضروری اعلان برائے طلبہ ایم اے (عربی)

تعلیم الاسلام کالج ایم اے (عربی) سال اول و دوم کے طلبہ مطلع رہیں کہ ان کی کلاسز مورخہ ۲۳ ستمبر بروز سوموار ۲ بجے بعد دوپہر سے شروع ہو رہی ہیں جن طلبہ نے ابھی داخلہ لینا ہے وہ فوراً داخل ہو جائیں۔ سب طلبا تدریس کے لئے وقت مقررہ پر پہنچ جائیں۔ اپنے ساتھ کتاب الحماسۃ اور العبرات ضرور لائیں۔

(صدر شعبہ عربی۔ برائے پرنسپل)


پاکستان ویسٹرن ریلوے

سرویز اینڈ کنسٹرکشن برانچ

## ٹنڈر نوٹس

(سیکنڈ کال)

۱۔ روہڑی حبیب کوٹ سیکشن پر لینڈز ڈاؤن برج پر ۱۰ بی ای ایس اے یونٹس کی وہیکلز ٹریفک کو سنبھالنے کے لئے ۵ افٹ چوڑی سڑک پر آہن بستہ کنکریٹ کی سلیبس بنانے کے لئے زیر دستخطی کو سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں تخمیناً لاگت ایک لاکھ پچاس ہزار روپے اور ٹنڈر کے ہمراہ مطلوبہ زر بیعانہ ۳۰۰۰/۰ روپے ہے۔

۲۔ سٹرکچر کی پلان کے حصے اور ٹنڈر کے کاغذات دفتر چیف انجنیئر سرویز اینڈ کنسٹرکشن پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور میں کسی بھی یوم کار کو دیکھے جا سکتے ہیں۔

۳۔ ٹنڈر کے کاغذات ۲۰ ستمبر ۶۳ء سے ۱۹ اکتوبر ۶۳ء تک دفتر چیف انجنیئر سرویز اینڈ کنسٹرکشن پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور میں ۱۰/- روپے فی کاپی ناقابل واپسی کے عوض فروخت کئے جائیں گے۔

۴۔ ٹنڈر ۲۱ اکتوبر ۶۳ء ۱۰ بجے تک دفتر چیف انجنیئر سرویز اینڈ کنسٹرکشن پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور میں وصول کر کے اسی روز ۱۰ بجے کھولے جائیں گے۔

چیف انجنیئر سرویز اینڈ کنسٹرکشن

پی ڈبلیو ریلوے ——— لاہور


# محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا عزم مشرقی پاکستان

(بقیہ صفحہ اول)

محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر بھی مشرقی پاکستان تشریف لے جا رہے ہیں

آج آپ مع اراکین وفد بعد دوپہر ۲ بجکر ۴۰ منٹ پر لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ روانہ ہوں گے۔ آپ کا یہ دورہ ایک ہفتہ عشرہ جاری رہے گا۔ احباب جماعت دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس دورہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات بنائے۔ نیز محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اور دیگر اراکین وفد کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

# جامعہ نصرت کی شاندار کانووکیشن

(بقیہ صفحہ اول)

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ڈائریکٹرس جامعہ نصرت پرنسپل صاحبہ اور سٹاف کی معیت میں جلوس کی صورت میں سٹیج پر تشریف لائیں تلاوت کلام پاک کے بعد بی اے کرانے اور نئے نصاب کو ڈگریاں دی گئیں۔ پھر پرنسپل صاحبہ نے کالج کے ۶۳-۱۹۶۲ء کے سال کی رپورٹ پیش کی۔ رپورٹ کی ہر تفصیل شاندار ترقی کی آئینہ دار تھی۔ اس کے بعد محترمہ بیگم محمودہ سلیم خاں صاحبہ نے دینیات کی اسناد اور انعامات تقسیم فرمائے اور مختصر سی تقریر خطاب پڑھا جس میں آپ نے کالج کی شاندار ترقی کو سراہا اور اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ آپ کالج کی مزید ترقی کے لئے اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں کوشاں رہیں گی۔ ساڑھے گیارہ بجے کے قریب پرنسپل صاحبہ نے کانووکیشن ختم ہونے کا اعلان کیا۔ محترمہ بیگم محمودہ سلیم خان صاحبہ کو ضیافت پیش کی گئی۔ جس کے بعد بارہ بجے آپ واپس تشریف لے گئیں۔

# ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد کا عزم انگلستان

محترم ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد صاحب ایم۔ ایس سی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی (لنڈن) پروفیسر تعلیم الاسلام کالج چند ماہ کے لئے لنڈن یونیورسٹی کے وظیفہ پر مزید اعلیٰ ریسرچ کے لئے لنڈن تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ ۲۳ ستمبر کو صبح پونے سات بجے ربوہ سے بذریعہ ریل کار لاہور روانہ ہوں گے اور وہاں سے ۲۵ ستمبر کو بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ احباب ان کی کامیابی اور بخیر و عافیت سے روانگی اور واپسی کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔

# اخبار احمدیّہ

ربوہ ۲۱ ستمبر۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی آپ نے خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض اشاعت و غلبۂ اسلام پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں اس امر کو واضح فرمایا کہ اس غرض کو پورا کرنے کے سلسلہ میں ہم پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ آپ نے اس ضمن میں عملی نمونے، عقائد حقہ اور مسائل سے کما حقہ واقفیت نیز پوری دلیری اور بے خوفی کے ساتھ اظہار حق کے وصف پر بہت زور دیا اور ان تینوں امور کی بنیادی اہمیت کو واضح فرمایا۔


الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں


## ولادت

میری لڑکی بشریٰ بیگم اہلیہ مرزا اسلم بیگ صاحب ابن مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم نیروبی مشرقی افریقہ کے ہاں ۸ ستمبر ۱۹۶۳ء کو دوسرا لڑکا پیدا ہوا ہے۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور اسے نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ اور سعادت دارین سے نوازے۔ آمین

(مرزا عبد الحمید دفتر بیت المال ربوہ)

## چندہ وقف جدید جلد ارسال فرماویں۔

(ناظم مال وقف جدید)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۸